قادیانی کے ہاتھوں قائدآباد میں معصوم بچے کا قتل اور احرار کے وفد کا دورہ

عبدالرشید ارشد

یوں تو قادیانیوں کی پوری تاریخ سامراجی قوتوں کی کاسہ لیسی اسلام و ملک دشمنی اور دہشت گردی سے بھری پڑی ہے لیکن ان حالات میں جب کہ قادیانیوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے آنجہانی ہونے کے ایک سو سال بعد ''جشنِ صد سالہ خلافت'' کے نام پر دنیا بھر میں تقریبات کا اعلان کر رکھا ہے قائدآباد (ضلع خوشاب) کے قریب چک نمبر ۴۰/ ۳۹ ڈی بی تھانہ گنجیال میں ۱۴رمئی کو تقریباً ۴ بجے شام گیارہ سالہ معصوم بچے عبدالرحمٰن کو ایک قادیانی نے بے دردی سے شہید کر دیا جس سے پورے علاقے میں سراسیمگی اور کشیدگی کی فضا بن گئی۔

تفصیل اِس اجمال کی یہ ہے کہ چک نمبر۴۰/ ۳۹ کا ایک غریب رہائشی مختار احمد جس نے اولادِ نرینہ کے لئے تیسری شادی کرائی اور اللہ تعالیٰ نے بڑھاپے میں اس کو اکلوتا بیٹا عبدالرحمٰن عطا فرمایا، مختار احمد اپنے اکلوتے بیٹے کے جوان ہونے کے سہانے خواب دیکھ رہا تھا کہ ۱۴رمئی کو بچہ گاؤں کی مسجد سے قرآنِ پاک کی تعلیم حاصل کر کے نکلا اور سودا سلف لینے کے لیے دکان پر گیا جہاں اس گاؤں کے قادیانی رہائشی عبدالوحید کے بیٹے ''راش'' سے کسی بات پر معمولی جھگڑا ہوا۔ ''راش'' کے والد عبدالوحید نے بچوں کی لڑائی کا بہانہ بنا کر معصوم عبدالرحمٰن کو اس خوفناک طریقے سے اٹھا کر مارا کہ وہ جانبر نہ ہوسکا اور خالقِ حقیقی سے جاملا۔ یہاں افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ اکثر قومی پریس نے اس کو رپورٹ نہیں کیا۔ اس کی ایک وجہ تو خوشاب کے قادیانی ڈی پی او ابوبکر خدا بخش بتائی جاتی ہے اور جوہرآباد کے بعض صحافی حتیٰ کے علاقے کے بعض مذہبی حلقے بھی اس صورتحال پر چُپ سادھے ہوئے تھے کہ تحریک ختمِ نبوت کے رہنما اور مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے مرکزی سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ اور مولانا محمد مغیرہ چناب نگر میں ''قادیانی جشنِ صد سالہ خلافت'' کے تناظر میں منعقدہ سیمینار میں شرکت کے بعد ۲۶رمئی کو جوہرآباد پہنچے اور مختلف حلقوں سے صورتحال پر تبادلہ خیال کے بعد انھوں نے جوہرآباد کے مولانا مفتی زاہد محمود اور دیگر علماء کرام وحضرات کی موجودگی میں ایک بھرپور ''پریس کانفرنس'' سے تفصیلی خطاب کیا۔

ان کا کہنا تھا کہ قادیانی جماعت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کی موت سے اب تک ایک سو سال گزر چکا ہے۔ اس پوری ایک صدی میں قادیانیوں نے جہاں جہاں مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کو اسلام کے پردے میں چھپا کر

چلانا چاہا، ان کو مسلسل ناکامیوں کا منہ دیکھنا پڑا۔ انھوں نے کہا کہ دیگر غیر مسلم اقلیتوں یا غیر مسلموں کے ساتھ جھگڑے کی یہ کیفیت نہیں، کیونکہ قادیانی دستور میں اپنی طے شدہ حیثیت تسلیم کرنے سے مسلسل انکاری ہیں، اپنے بارے میں اعلیٰ عدالتوں کے فیصلوں سے اعلانیہ انحراف کرتے ہوئے اپنے آپ کو مسلمانوں اور اسلام کا نمائندہ ظاہر کر کے اسلام کو ہی زک پہنچا رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ایوانِ صدر کی کمین گاہوں میں اب بھی قادیانی چھپ کر بیٹھے ہوئے ہیں اور ڈاکٹر مبشر احمد، چودھری طارق عزیز اور بریگیڈئر نیاز (ر) جنھوں نے گزشتہ سالوں میں جس طرح اِس فتنۂ اِرتداد کو ''پرموٹ'' کیا ہے، تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی، اِس حوالے سے ایک خصوصی مشاورتی اجلاس میں عبداللطیف خالد چیمہ کو بتایا گیا کہ ضلع خوشاب ایٹمی تنصیبات کے حوالے سے ایک حساس ایریا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے روڈ سروے کے نام پر ایک غیر ملکی این جی او نے اس علاقے کا وزٹ کیا اور حساس مقامات بھی ان کی دسترس سے باہر نہ رہے۔ اس این جی او کی سرگرمیاں اخلاقی اعتبار سے بھی سخت قابلِ اعتراض تھیں، فحاشی اور بدکاری کے لیے ماحول بنانا اور گمراہ کرنا اس این جی او کا خاص ہدف تھا۔

یہ امر خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ ضلع خوشاب میں سکریسر ریڈار (secracor ridar) اور اٹامک پراجیکٹ سمیت تین ایسی جگہیں ہیں جو جوہری توانائی کے حوالے سے بہت ہی اہم سمجھی جاتی ہیں جبکہ ان علاقوں میں قادیانی سرگرمیاں بھی بڑھتی جا رہی ہیں اور قادیانی خاص طور پر یہاں آباد کئے جا رہے ہیں، اس اجلاس میں یہ بھی بتایا گیا کہ مظفر گڑھ روڈ پر اٹامک پرجیکٹ کے قریب جوہر آباد سے ۱۵ کلومیٹر باہر قادیانیوں نے ''مسجد'' کی شکل پر اپنی عبادت گاہ بنا رکھی ہے جہاں تواتر کے ساتھ قادیانی میٹنگز ہوتی ہیں (M.T.A) قادیانی ٹی وی چینل کی نشریات بھی دکھائی جاتی ہیں، ''مجوکہ پنڈ'' خاص طور پر مرزائیوں کا مشہور مرکز ہے جو مرزائی ارتدادی اڈہ کی شکل اختیار کرتا چلا جا رہا ہے۔ بہت سی سرگرمیوں کو جہانگیر جوئیہ ایڈووکیٹ جس نے انگلینڈ میں سیاسی پناہ بھی لے رکھی ہے اور وکالت کا چیمبر بھی اس کا ہے وہ قادیانی سرگرمیوں کو سپانسر کرتا ہے۔ اسی اجلاس میں بتایا گیا کہ محکمہ تعلیم کی ڈی ای او عذرا پروین جو سکہ بند قادیانی ہے، وہ اپنے اثر و رسوخ کو قادیانیت کی تبلیغ کے لیے استعمال کرتی ہے۔ بتایا گیا کہ ڈی پی او جو کچھ عرصہ پہلے بھکر میں تعیناتی کے بعد وہاں کے لوگوں کے احتجاج پر چارج نہ لے سکے۔ انھوں نے بعض صحافیوں سمیت کئی حلقوں کو اپنی گرفت میں کر رکھا ہے، جس کی وجہ سے بڑھتی خطرناک قادیانی سرگرمیاں بے نقاب نہیں ہو پا رہیں اور عبدالرحمٰن کی شہادت کے واقعہ پر بھرپور احتجاج کے نہ ہونے کی بھی یہی وجہ بتائی جاتی ہے، تاہم مجلس احرارِ اسلام کے اس وفد کی آمد سے صورتحال میں تبدیلی واقع ہوئی اور صحافیوں سمیت دیگر حلقوں کی حوصلہ افزائی بھی ہوئی اور جناب عبداللطیف خالد چیمہ نے جس شرح صدر اور تفصیل و جرأت کے ساتھ بات چیت کی۔ اس سے میڈیا سے وابستہ افراد کو آگاہی بھی ہوئی اور بعض حلقوں کو اس پر گفتگو کا حوصلہ بھی مل گیا۔ انھوں نے صحافیوں کے سوالات کھلے دل سے سُنے اور استدلال کے ساتھ ان کی نہایت خوشگوار ماحول میں تشفی بھی کی۔ یہ پریس کانفرنس خود ایک تقریب کی شکل اختیار کر گئی۔ بعد ازاں اس پورے وفد نے ''النور ٹرسٹ'' کا دورہ کیا اور یہاں سے فارغ ہو کر عبداللطیف خالد چیمہ

چناب نگر (ربوہ) کی جامع مسجد احرار کے خطیب مولانا محمد مغیرہ، ہیومن رائٹس فاونڈیشن پاکستان کے رکن شاہد حمید، شُبان ِاحرار کے محمد قاسم چیمہ وقوعہ کے مقام پر پہنچنے کے لیے قائد آباد روانہ ہوگئے، جہاں مجاہد ختم نبوت جناب غازی سید اطہر شاہ گولڑوی اوران کے رُفقاء نے ان کا بھرپور اور پرجوش خیر مقدم کیا۔ نمازِ عصر کے بعد مکی مسجد جوہر آباد میں مقامی علماء کرام اور دینی جماعتوں کے کارکنوں اور صحافیوں سے چیمہ صاحب نے خطاب کیا اور اس صورتحال پر تشویش ظاہر کی کہ مقامی حلقوں کی جانب سے نہ تو اس حساس مسئلہ پر مؤثر احتجاج ہوا ہے اور نہ ہی میڈیا کے ذریعے مناسب آگاہی دی گئی ہے۔

جناب عبداللطیف خالد چیمہ نے علماء کرام سے ضروری مشاورت کے بعد ایک قافلے کے ساتھ وقوعہ والے چک ۴۰/۳۹ کا رُخ کیا اور آدھے گھنٹے کی مسافت کے بعد وہاں پہنچے تو احباب منتظر تھے۔ نمازِ مغرب کے بعد قبرستان میں شہید عبدالرحمٰن کی قبر پر حاضری دی اور تفصیلی احوال معلوم کرتے ہوئے سیدھے شہید کے والد کے گھر تعزیت کے لیے پہنچے۔ ایجنسیوں کے اہل کار اس گاؤں تک بھی پہنچے ہوئے تھے، جو ساتھ ساتھ رپورٹ مرتب کر رہے تھے۔ شہید کے والد واعزہ اور دیگر حضرات نے ساری صورتحال تفصیل سے بیان کی اور شہید کے والدِ گرامی دھاڑیں مار کر رونے لگے۔ انھوں نے کہا کہ مجھے انصاف کے علاوہ کچھ نہیں چاہیے، ماحول بہت غمزدہ ہوگیا۔ شہید کے والد نے کہا کہ مجھے سکون اس دن ملے گا جس دن میرے معصوم بچے کا قاتل پھانسی کے پھندے پر لٹکے گا۔ میرے بچے کے ساتھ مرزائی بچہ جھگڑ پڑا، ایسا ہو ہی جاتا ہے لیکن عبدالوحید قادیانی نے جو ظلم کیا اس کا کوئی جواز نہ تھا۔ مہمانوں کی آمد پر وہ اور اہل دیہہ بہت خوش ہوگئے اور دعائیں دیتے رہے۔ مختار ایک غریب فیملی کا سربراہ ہے جبکہ مرزائی کھاتے پیتے ہیں۔ ماحول کو مرعوب کرنے کے لیے وہ اعلیٰ مرزائی افسران کا نام بھی استعمال کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ مقدمہ بروقت درج ہوگیا اور تھانہ گنجیال قائد آباد کی پولیس نے ایف آئی آر کے مطابق مقدمہ نمبر ۱۳۲ کے تحت بروقت کارروائی کر کے ملزم عبدالوحید کو گرفتار کرلیا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو حالات بگڑ بھی سکتے تھے۔ محترم چیمہ صاحب نے ان کے گھر پر تعزیت کے موقع پر ان کو بتایا کہ پورے ملک میں اِس مسئلہ پر تشویش پیدا ہوئی ہے اور ہم سب لوگ اس مسئلہ پر آپ لوگوں کے ہر طرح سے ساتھ ہیں۔ عشاء کی نماز کے بعد عبداللطیف خالد چیمہ اور مولانا محمد مغیرہ نے گاؤں کی مسجد میں نمازیوں سے خطاب کرتے ہوئے اِس بات پر اطمینان کا اظہار کیا کہ پولیس نے بروقت مقدمہ درج کر کے علاقے کے امن کو بچالیا ہے، ہمیں قانون کے مطابق انصاف درکار ہے۔ اگر ڈی پی او خوشاب سمیت کسی قادیانی یا قادیانی نواز افسر نے مقدمہ کی کارروائی پر اثر انداز ہونے کی کوشش کی تو ہم مزاحمت کریں گے۔ احرار رہنماؤں کے اس دورے سے سرکاری انتظامیہ قدرے پریشان دکھائی دے رہی تھی۔

قائد آباد کے اس دورے کی دعوت مجاہد ختم نبوت غازی سید اطہر شاہ گولڑوی نے دی تھی اور اس کو منظّم کرنے میں محترم محمد الطاف ورک اور احسان اللہ صدیقی (جو روزنامہ ’’اسلام‘‘ سے وابستہ ہیں) نے بڑی محبت فرمائی۔ قلندرو غازی سید اطہر شاہ گولڑوی اُن کے علاوہ جمعیت علماءِ اسلام کے رہنما مفتی عبدالصمد اور قاری منیر احمد اور ان کے خاندان کے دیگر

افراد متعدد دیگر علماء کرام اور دینی کارکنوں نے اس وفد کی بھرپور پذیرائی اور میزبانی کی۔ مجاہد ختم نبوت غازی سید اطہر شاہ گولڑوی جن کا مختصر پس منظر یہ ہے کہ تخت ہزارہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں مسجد گلزار مدینہ نامی مسجد جو بیس سال سے مسلمانوں کے پاس تھی اس پر علاقے کے بااثر قادیانیوں نے قبضہ کرلیا جس پر سید اطہر شاہ گولڑوی نے عدالتی چارہ جوئی کے ذریعے ہائی کورٹ تک عدالت میں قادیانیوں کو شکست سے دوچار کیا۔ بااثر قادیانیوں کو یہ اللہ کا بندہ بری طرح کھٹکتا تھا جس پر ۱۰ر نومبر ۲۰۰۰ء کو انھوں نے ان کو اغوا کرلیا اور زبان کاٹ دی۔ مرزائی کہنے لگے کہ مرزا قادیانی کا اقرار کرلو تو تمھیں چھوڑتے ہیں۔ شاہ صاحب نے یقین کرلیا کہ آخری وقت ہے، لہٰذا پوری قوت سے ''نعرۂ تکبیر'' بلند کیا اور ارد گرد آواز پہنچی تو لوگوں نے دیوار توڑ کر ان کو نکالا۔ اگر لوگ بروقت نہ پہنچتے تو مرزائی صف میں لپیٹ کر جلانے لگے تھے، ان کے دماغ کا مغز نکل کر ان کے بالوں میں تھا۔ لوگ ان کو فیصل آباد الائیڈ ہسپتال لے گئے، جہاں وہ تقریباً ایک ماہ ''قومے'' میں رہے۔ مہینے کے بعد ہوش آیا اللہ تعالیٰ نے ان کو دوبارہ زندگی عطا فرمائی۔ اب یہ معذوری کی حالت میں ہیں، بعدازاں وہ قائد آباد منتقل ہوگئے اور ختم نبوت کے کام کے لیے تن تنہا سرگرم کردار ادا کرنے لگے۔ مرزائی اور مرزائی نواز یہاں بھی انھیں راستے سے ہٹانے کی منصوبہ بندی کرنے لگے، لیکن معذوری کے باوجود اللہ کا یہ بندہ جما اور ڈٹا رہا۔

اِن کی داستان ایک مستقل موضوع ہے کہ قادیانیوں نے کس طرح ظلم کا شکار کیا اور بعض جھوٹے مقدمات میں الجھانے کی کوشش بھی کی گئی، توکل اور جرأت و بہادری کا پیکر ہیں اور صرف ایک ہی دھن سوار ہے کہ جناب آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو للکارتا اور قادیانیوں کو بے نقاب کرتا رہوں۔ اس قلندر کی مسلسل محنت کے بعد اب علماء کرام کے حلقوں میں اس کی آواز سنی جاتی ہے۔ وہ عقیدۂ ختم نبوت اور منصبِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کی جدوجہد سے کسی طور دستبردار ہونے کو تیار نہیں۔ اپنے ذاتی حالات، گردوپیش کی گھمبیر صورتحال اور معاشی پریشانی کے باوجود گھر چھوٹے بچوں اور اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر پورے علاقے میں ایک حلقہ تیار کر چکے ہیں، جو ان کے بعد بھی ان شاء اللہ تعالیٰ اس مشن کی آبیاری کرتا رہے گا۔

چیمہ صاحب کے دورے کے بعد روزنامہ ''اُمت'' کراچی اور بعض دیگر اخبارات میں اِس حوالے سے صدائے بازگشت سنی اور پڑھی گئی ہے، اب ضرورت اس امر کی ہے کہ ملک گیر سطح پر تحفظِ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والی جماعتیں ادارے اور شخصیات اِس مقدمہ کی طرف خصوصی توجہ دیں اور ضلع خوشاب میں تحریک ختم نبوت کو منظّم کرنے کے لیے علاقائی سطح پر دینی جماعتیں اور مذہبی حلقے سر جوڑ کر بیٹھیں اور اگر ممکن ہو ''توکل جماعتی مجلس عمل تحفظِ ختمِ نبوت'' کی طرز پر مشترکہ پلیٹ فارم تشکیل دیا جائے جو نہ صرف اس مقدمہ کی پیروی اور صورتحال پر پوری نظر رکھے تاکہ کوئی خفیہ ہاتھ اپنا وار نہ کرسکے نیز ضلع خوشاب میں بڑھتی ہوئی قادیانی سرگرمیوں اور ریشہ دوانیوں کا جائزہ لے کر مؤثر لائحہ عمل اختیار کیا جائے اور پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا تک رسائی حاصل کر کے حالات کی حقیقی تصویر عوام الناس کے سامنے لائی جائے۔